افکارِ معاصرین

بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کے نام...... کس سے منصفی چاہیں؟

تحریر: انصار عباسی

امریکہ سے تعلق رکھنے والے Pew Research Centre (جس کی رپورٹس کو عمومی طور پر دنیا بھر میں اہمیت دی جاتی ہے) کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق سات مسلم اکثریتی ممالک بشمول پاکستان، مصر، سعودی عرب، ترکی، عراق، لبنان اور تیونس میں کیئے گئے ایک سروے کے مطابق پاکستان میں اٹھانوے فیصد (98%) افراد گھر سے باہر نکلتے وقت عورت کو پردہ کی کسی نہ کسی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ صرف دو فیصد افراد ننگے سر عورت کے باہر نکلنے کے حامی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان میں رہنے والوں کی سب سے بڑی تعداد بتیس فیصد (32%) عورتوں کیلئے حجاب (سعودی برقعہ جس میں صرف آنکھیں نظر آتی ہیں) لے کر گھر سے نکلنے کے حامی ہیں۔ اکتیس فیصد (31%) پاکستانیوں کی رائے میں عورت کو ایرانی طرز کا برقعہ (جس میں چہرہ کا پردہ نہیں ہوتا) پہن کر گھر سے باہر نکلنا چاہیے۔ چوبیس فیصد (24%) پاکستانیوں کی رائے میں عورت کو کم از کم اسکارف پہن کر گھر سے نکلنا چاہیے۔ آٹھ فیصد (8%) پاکستانیوں کی رائے میں سر پر دوپٹہ لپیٹ کر عورت کو گھر سے باہر نکلنا چاہیے جبکہ دو فیصد (2%) کے خیال میں افغانی برقعہ پہن کر گھر سے باہر نکلنا چاہیے۔ پاکستان میں صرف دو فیصد افراد عورتوں کو بغیر سر پر دوپٹہ لیے باہر نکلنے حامی ہیں جبکہ ایسی تعداد سعودی عرب میں تین فیصد، عراق میں چار فیصد، مصر میں چار فیصد، تیونس میں پندرہ فیصد، ترکی میں بتیس فیصد اور لبنان میں سب سے زیادہ 49 فیصد ہے۔ یاد رہے کہ لبنان میں تقریباً چالیس فیصد کرسچین رہتے ہیں جبکہ وہاں مسلمان تقریباً 54 فیصد ہیں۔ اس سروے کے مطابق لبنان کے 51 فیصد لوگ جبکہ باقی مسلمان ممالک کی واضح اکثریت (پاکستان 98 فیصد، سعودی عرب 97 فیصد، ترکی 68 فیصد، عراق 97 فیصد، مصر 96 فیصد، تیونس 85 فیصد) پردہ کی کسی نہ کسی حد کے ساتھ عورت کے باہر نکلنے کی حامی ہے۔ اس سروے نے ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کی اسلام اور اسلامی شعائر سے محبت کو ثابت کیا مگر افسوس کہ پاکستان کا میڈیا اس سروے رپورٹ کو ہی پی گیا۔ میں نے اس رپورٹ کی خبر کسی اخبار میں پڑھی اور نہ ہی کسی ٹی وی چینل پر سُنی۔ ٹاک شوز میں تو اس کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ ذکر بھی کیوں ہوتا اس سے ریٹنگ تھوڑے ہی ملتی ہے۔ ریٹنگ تو ایسے سروے سے ملتی ہے جو فحش افراد کے متعلق ہو، جو فحاشی کو پھیلائے، ویسے تو ہر گھٹیا سروے کی خبر ہمارے میڈیا کو مل جاتی ہے مگر PEW کے اس سروے سے ہم کیوں اس قدر بے خبر رہے۔ مجھے یاد ہے کہ کچھ

عرصہ قبل PEW کا ایک اور سروے جس میں دنیا بھر کے مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے اسلامی قوانین اور شریعت کے نفاذ کے حق میں بات کی تھی، وہ بھی عمومی طور پر ہمارے میڈیا کو نظر نہیں آیا۔ میں حیران ہوں اگر میڈیا کو کسی اداکارہ یا ماڈل کی اس کے فیس بک پر فحش تصویریں چینلز پر چلانے اور اخبارات میں چھاپنے کو مل جاتی ہیں تو یہی میڈیا وہ سچ دیکھتے وقت کیوں اندھا ہو جاتا ہے جو اسلامی سوچ کے حق میں ہوتا ہے۔ اس سروے اور میڈیا کے کردار سے ہماری بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ مغربی کلچر اور اس سے متاثر ہمارا میڈیا عورت کی عزت اور اس کی حرمت کو تار تار کرنے پر تلا ہوا ہے۔ عورت کو پیسا کمانے کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے بے لباس بھی کیا جا رہا ہے۔ اب تو عورت کو نمائش کے طور پر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں پیش کیا جاتا ہے۔ کبھی انسانی و نسوانی حقوق کے نام پر اور کبھی برابری کے نام پر بے چاری عورت کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ ویسے تو عورت کو جائیداد میں حصہ دیا جاتا ہے اور نہ ہی اُس سے اُس نرمی اور احسن طریقہ سے سلوک کیا جاتا ہے جس کی تعلیم ہمیں اسلام نے دی مگر آزادی، حقوق اور برابری کے نام پر عورت بے چاری کا خوب استحصال کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عورتوں کے لباس کی ایک حد مقرر کر دی ہے جو فرض کے زمرے میں آتی ہے۔ مثلاً گھر سے باہر نکلتے وقت مومن عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اُوپر اوڑھنیاں (جس کیلئے قرآن کریم میں جلابیب کا لفظ استعمال ہوا ہے) گرا لیں، جو نہ صرف ان کی پہچان کا ذریعہ ہو بلکہ انہیں تحفظ بھی فراہم کرے۔ اسی طرح بناؤ سنگھار کر کے گھر سے باہر نکلنے کی اسلام نے سخت ممانعت کی ہے اور اسے دورِ جہالت کا رواج قرار دیا ہے۔

مَردوں اور عورتوں دونوں کیلئے یہ لازم ہے کہ وہ اپنی نظروں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہی عورت کیلئے گھر کے اندر بھی لباس کی ایک حد مقرر کی ہے۔ جس کی تفصیل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اُس نے اپنے محرم اور نامحرم رشتوں کے سامنے کس طرح ظاہر ہونا ہے۔ ہماری بہت سی بہنیں، بیٹیاں اور مائیں اللہ تعالیٰ کی ان حدوں کی کھلے عام خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسا لباس بھی زیب تن کر لیتی ہیں جو فحاشی کے زمرے میں آتا ہے۔ ایک حدیث مبارک کے مفہوم کے مطابق وہ عورت جو ایسا باریک لباس پہنے جس میں سے اس کا جسم نظر آئے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکتی۔ ایسے میں اُن عورتوں کا کیا حال ہوگا جو نیم برہنہ لباس

پہن کر ماڈلنگ، اداکاری، کیٹ واک کرتی ہیں۔ اپنے پردے اور اپنی حفاظت کی ذمہ داری اسلام نے عورت پر تو ڈالی ہی ہے لیکن جب اسلام مرد (باپ، بھائی، شوہر اور بیٹا) کو گھر کا سربراہ اور قوام قرار دیتا ہے تو کیا مَردوں سے بھی اس بے حیائی اور اللہ کی حدود کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر پوچھ نہ ہوگی؟؟

(بشکریہ: روزنامہ ''جنگ'' راولپنڈی 13 جنوری 2014ء)

مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجر خان کا اجلاس

مورخہ یکم دسمبر 2013 کو مرکزی جامع مسجد اہل حدیث صندل روڈ گوجر خان میں ظہر کی نماز سے قبل ایک اہم اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا سید عتیق الرحمٰن شاہ محمدی صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی نے کی جبکہ مہمان خصوصی رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان تھے۔ اجلاس کا آغاز مولانا محمد اکرم شاکر ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی کی تلاوت سے ہوا، اجلاس میں تعارفی کلمات کے بعد مشاورت کے ساتھ تنظیم سازی ہوئی جس میں امیر، ناظم اور خزانچی کا چناؤ ہوا، چوہدری محمد یونس ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی نے مسلک اہل حدیث کی تنظیمی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آخر میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے قرآن وسنت سے دعوتی پیغام اور جمعیت اہل حدیث کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی۔

تحصیل گوجر خان کے عہدیداران

★ سرپرست: مولانا محمد عارف صاحب

★ امیر: مولانا بابر صدیق صاحب ★ ناظم اعلیٰ: ابرار حسین صاحب ★ ناظم مالیات: افتخار احمد صاحب

تحصیل کلر سیداں کے عہدیداران

★ امیر: حسن اختر صاحب ★ ناظم اعلیٰ: عبداللہ سلفی صاحب ★ ناظم مالیات: مقصود صاحب

اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجر خان کے عہدیداران

★ صدر: اخلاص احمد صاحب ★ سیکرٹری: تیمور احمد صاحب ★ ناظم مالیات: حافظ عبدالحنان صاحب

دُعائے صحت

جمعیۃ المناھل الخیریہ گوجرانوالہ کے مسئول قسم المشاریع جناب عبدالعلام عارف کی اہلیہ محترمہ ان دنوں سخت علیل ہیں قارئین سے درخواست ہے کہ ان کیلئے صحت کاملہ وعاجلہ کی دُعا کریں۔